کنجی انہیں دی اپنے خزانوں کی خدا نے
محبوب کیا مالک و مختار بنایا

مختارِ کل

WWW.NAFSEISLAM.COM

تالیف

باہتمام

قطب مدینہ پبلشرز
G.K.2/4 ... کھارادر
0300-8220355
0300-9249927

جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ ہیں

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ

مختارِ کُل الموسوم بہ سُلّم المناجیح

مصنف

شیخ القرآن حضرت علامہ ابوالحسن محمد منظور احمد صاحب فیضی

باہتمام

حضرت علامہ مولانا مفتی ابوبکر صدیق عطاری

ناشر

قطب مدینہ پبلشرز (کراچی)

اشاعت : ذی الحجہ 1422ھ، فروری 2002ء

صفحات : 32 قیمت : 22 روپے

کمپوزنگ : الریحان گرافکس

(فون موبائل 0320-5028160)

(فون موبائل 0320-5033220)

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱	ہدیہ	3
۲	تقاریظ	4
۳	قادرِ مطلق عزوجل کے ارشاداتِ برحق	8
۴	احادیث	12
۵	دُعا	20
۶	اقوال ائمہ وعلماء اہلسنّت	20
۷	فریقِ مخالف کے گھر کی گواہی	23
۸	ضمیمہ رسالہ ''سلم المناجح''	25
۹	نوٹ	30

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھدیہ

فقیر اپنی اس تالیف کو قطب العارفین امام الواصلین سیدی وسندی وملجائی وملاذی، ذخیرتی لیومی وغدی حضرت خواجہ غلام یٰسین صاحب دامت برکاتہم سجادہ نشین دربارِ عالیہ فیضیہ شاہجمالیہ کی وساطت سے مجمع البحرین، امام الطریقین، سید المتصرفین، سلطان العاشقین، سند المنقولین، حجۃ المعقولین، غبیط معشر العرفاء الواصلین، مغبوط عرم رم العلماء المحققین، فیاضِ دوراں، غوثِ زماں، سیدی وسَندی ومُرشدی مولائی استاذی حضرت خواجہ محمد صاحب شاہجمالی حضوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا کی بارگاہِ مُعلّٰی میں بطورِ ہدیہ پیش کرتا ہے جن کی نگاہ سے فقیر اس لائق ہوا۔

گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا

سگِ آستانہ عالیہ فیضیہ شاہجمالیہ

فقیر فیضی غفرلہٗ

تقاریظ

استاذ المحدثین المشائخ حضرت علامہ السیّد محمد خلیل صاحب

کاظمی امروہی رحمۃ اللہ علیہ

اُستاذ و شیخ

علاّمہ سیّد احمد سعید شاہ صاحب کاظمی امروھی

شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ بہاول پور

محترم مولانا منظور احمد فیضی صاحب، سلامت باشند۔

وعلیکم السّلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

کتاب تعارف (ابن تیمیہ) ''سلم المناجح'' فقیر کو موصول ہوئی۔ جس کے مطالعہ سے بہت مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ بتصدق اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ کو اس کے اجرِ عظیم سے مشرف فرمائے۔ آمین!

فقیر چونکہ تقاریظ لکھنے کا عادی نہیں اس لئے معذور ہے۔ چند کلمات فقیر کی جانب سے زیبِ قلم فرما دیجئے!

حامداً و مُصلیاً۔ اس فقیر حقیر نے دونوں کتابوں کا مطالعہ کیا۔ حق یہ ہے کہ آپ کی سعی بلیغ اور تحقیق انیق کی داد دینے سے زبان و قلم دونوں قاصر ہیں باری تعالیٰ اس حیات میں آپ کے جہاد فیض بنیاد سے ظلمت وہابیت

کو دُور فرما کر سنّتِ راشدہ کے جلوے سے صراطِ مستقیم کو عوام و خواص پر اس طرح روشن فرمائے کہ ہر ایک منصف مزاج کی زبان پر بے اختیار لا ریب فیہ جاری ہو جائے اور تہِ دل سے عقائد حقہ کو مان لینے پر مجبور ہو جائے اور اُس حیات میں ہادیانِ صراطِ مستقیم کی معیت عطا کر کے درجاتِ عالیہ سے سرفراز فرمائے۔

آمین، ثم آمین! والسّلام

فقیر محمد خلیل کاظمی امروہی عفی عنہ

سہ شنبہ ۳ ربیع الثانی شریف ۱۳۸۷ھ

(12 جولائی 1967)

ضیغمِ اسلام رازیٔ دوراں سیّدی حضرت علامہ سیّد احمد سعید شاہ صاحب کاظمی

شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ بہاول پور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

امابعد! حضور سید عالم نور مجسم ﷺ کو اللہ تعالیٰ کے اذن سے قاسم خزائن الٰہیہ ماننا، ان مسائل مہمہ سے ہے کہ جن کا تعلق عظمت نبوت ورسالت ﷺ سے ہے۔ حیرت ہے ان لوگوں پر جو ان مسائل کو شرکیہ قرار دیتے ہیں۔ قرآن وحدیث سے نہایت واضح طور پر نبی کریم ﷺ کا مالک نعماء الٰہیہ ہونا ثابت ہے۔

اس عقیدہ کو شرک کہنے والے اتنی بات نہیں سمجھتے کہ اذن الٰہی اور عطاء خداوندی کے ساتھ شرک کا تصور ہی نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے خزائن نعمت اپنے حبیب ﷺ کو عطا فرمانے اور ان میں اپنی حکمتوں کے مطابق تصرف کا اذن دینے پر قادر ہے۔ اور ہر مقدور ممکن ہے اور امر ممکن کا اعتقاد کسی حال میں شرک نہیں ہوسکتا۔ شرک جب ہی ہوگا کہ ان امور میں محال ذاتی کا اعتقاد ہو جیسا کہ عطاء الوہیت ممتنع عقلی اور بالذات ہے۔ لیکن اپنی نعمتوں کے تقسیم کرنے کا اذن دینا تو محال نہیں بلکہ امر واقع بلکہ مشاہد ہے۔

حضور ﷺ سے اختیارات کی نفی جن دلائل سے لوگ ثابت کرنے کی سعی مذموم کرتے ہیں انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ ان سب کا مفاد یہ ہے کہ حکم خداوندی کے خلاف اور مشیت الٰہیہ کے منافی حضور ﷺ کے لئے قطعاً کوئی حکم یا اختیار حاصل نہیں ہے اور عطاء الٰہی سے کل اختیارات حضور ﷺ کے لئے حاصل و ثابت ہیں۔

عزیز القدر مولانا احمد صاحب فیضی سلمہ اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں اختصار کے ساتھ پیش نظر رسالہ سلم المناجح، فی بیان انہ ﷺ مالک المفاتیح لکھ کر عوام الناس کے اعتقاد کو متزلزل ہونے سے بچانے کی سعی جمیل کی۔

اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین!

سید احمد سعید کاظمی غفرلہ

قادر مطلق عزوجل کے ارشادات برحق

☆ اللہ تعالیٰ اپنا ملک جسے چاہتا ہے عطا کر دیتا ہے۔

(۱) قُل اللھم ملٰک الملک تؤتی الملک من تشآء۔

(آل عمران پارہ ۳ آیت ۲۶)

ترجمہ: یوں عرض کر۔ اے اللہ عزوجل ملک کے مالک آپ ملک جس کو چاہیں دیتے ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ کے پرہیزگار بندے جنت کے مالک ہیں۔

(۲) تلك الجنة التی نورث من عبادنا من کان تقیا۔

(مریم پارہ ۱۶ آیت ۶۳) (1)

ترجمہ: یہ وہ جنت ہے جس کا مالک ہم اپنے بندوں میں سے اسے کریں گے جو پرہیزگار ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کی عطا پر کوئی پابندی نہیں۔

(۳) وما کان عطاء ربك محظورا۔ (بنی اسرائیل پ ۱۵ آیت ۲۰)

ترجمہ: اور تمہارے رب پر کوئی پابندی نہیں!

☆ اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کی ہر چیز اپنے خاص بندوں کے تابع کر دی ہے۔(2)

(۴) ان اللہ سخر لکم مافی السمٰوٰت وما فی الارض واسبغ

علیکم نعمه ظاهرة وباطنة۔ (لقمان پارہ ۲۱ آیت ۲۰)

ترجمہ: آسمان اور زمین کی ہر چیز اللہ تعالی نے تمہارے مسخر کر دی ہے اور اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں بھرپور دیں!

☆ اولیاء اللہ مملکت خداوندی کے منتظم ہیں۔

(۵) فالمد برات امرا (**النّٰزعٰت** پارہ ۳۰ آیت ۵)

ترجمہ: پھر (قسم ان نفوس قدسیہ کے ارواح کی (3)) جو امر کی تدبیر کرتے ہیں۔

جن کے غلاموں کی یہ شان ہو، ان کے آقا کی شان کا کیا کہنا۔ جب فرع میں یہ کمال ہے تو اصل میں کتنا کمال ہوگا!

وکلهم من رسول الله ملتمس

غرفامن البحر اورشفا من الديم

(قصیدہ بُردہ شریف)

؎ تمامی اولیاء وانبیا ہم ☆ نمک خورند از خوانِ محمد

(امیر خسرو)

حاشیہ پچھلا صفحہ: (1) (شیخ محقق عبدالوہاب بخاری سے اس آیت کی تفسیر یوں نقل کی ہے۔ ''یعنی ہم اس جنت کا وارث محمد ﷺ کو بناتے ہیں۔ پس ان کی مرضی جسے چاہیں دیں اور جسے چاہیں نہ دیں۔ دُنیا اور آخرت میں وہی سلطان ہیں۔ اُنہیں کے لئے دُنیا ہے اور اُنہیں کے لئے جنت (دونوں کے مالک وہی ہیں) ۔

(اخبار الاخیار صفحہ ۲۱۶) (2) (ملاحظہ ہو علماء دیوبند کے پیرومرشد کی کتاب ''ضیاء القلوب'' صفحہ ۴۴، ۴۵ اور صفحہ ۲۹، ۳۰)

(3) (تفسیر بیضاوی صفحہ ۵۸۶ تفسیر مظہری جلد ۱۰، صفحہ ۱۸۷، تفسیر کبیر جلد ۸، صفحہ ۲۵۰، ۲۵۱ تفسیر روح البیان جلد ۶ صفحہ ۵۹۰)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ جو ہر چیز کا خالق و مالک ہے۔ اور بے شمار درود وسلام حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ پر جو اللہ تعالیٰ کی عطا سے اللہ تعالیٰ کے تمام خزانوں کے مالک اور اس کی مملکت کے مختارِ کل، اور متصرفِ اعظم ہیں اور ان کی آل واصحاب واتباع پہ جو مدبرّات امر سے ہیں۔ اما بعد۔ حضور حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے خزانوں کی چابیوں کے مالک ہیں۔ ثبوت کے لئے درج ذیل آیات واحادیث اور اقوالِ آئمہ ملاحظہ ہوں۔

ارشادِ باری تعالیٰ

(۱) انا اعطینک الکوثرo (کوثر پارہ ۳۰)

ترجمہ: ''اے محبوب! بے شک ہم نے ساری کثرت تمہیں عطا فرمائی!''

مجددِ ملّت اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت مولانا احمد رضا خاں رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

؎ ان کے ہاتھ میں ہر کنجی ہے ☆ مالکِ کُل کہلاتے یہ ہیں
اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَر ☆ ساری کثرت پاتے یہ ہیں
رب ہے معطی یہ ہیں قاسم ☆ رزق اُس کا ہے کھلاتے یہ ہیں

(الاستمداد صفحہ ۷)

اتمامِ حجت کے لئے دو حوالے فریقِ مخالف کے گھر کے ملاحظہ ہوں:۔

(i) تھانوی صاحب نے اس آیت کا ترجمہ یوں کیا:

''بے شک ہم نے آپ کو کوثر (ایک حوض کا نام ہے اور ہر خیر کثیر بھی اس میں داخل ہے) عطا فرمائی ہے۔''

(ii) عثمانی صاحب نے لکھا:

''کوثر کے معنی ''خیر کثیر'' کے ہیں۔ یعنی بہت زیادہ بھلائی اور بہتری۔ یہاں اس سے کیا چیز مراد ہے۔ ''البحر المحیط'' میں اس کے متعلق چھبیس (26) اقوال ذکر کیے ہیں ۔اور اخیر میں اس کو ترجیح دی کہ اس لفظ کے تحت میں ہر قسم کی دینی و دُنیوی دولتیں اور حسّی و معنوی نعمتیں داخل ہیں، جو کہ آپ کو یا آپ کے طفیل میں اُمتِ مرحومہ کو ملنے والی تھیں۔ ان نعمتوں میں سے ایک بہت بڑی نعمت حوضِ کوثر بھی ہے۔''

(تفسیر عثمانی صفحہ ۷۸۸)

(۲) آیت توریت شریف بیہقی و ابو نعیم دلائل النبوۃ میں حضرت اُم الدرداؒ سے راوی ہیں کہ میں نے کعب احبار سے پوچھا۔ تم تو ریت میں حضور کی نعت کیا پاتے ہو۔ کہا توریت مقدس میں حضور کا وصف یوں ہے:

''محمد رسول اللہ واعطی المفا تیح۔''

محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں وہ کنجیاں دیئے گئے۔

(مختصر خصائص کبریٰ جلد ۱ صفحہ ۱۱، تفسیر در منثور جلد ۳ صفحہ ۱۳۲)

(۳) آیت از انجیل جلیل ۔ حاکم بہ افادۂ تصحیح اور ابن سعد و بیہقی و ابو نعیم روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضور کا وصف پاک انجیل پاک میں مکتوب ہے:

واعطی المفاتیح ''انہیں کنجیاں عطا ہوئی ہیں۔''

احادیث

(۱) حضرت عقبہ سے روایت ہے کہ حضور مالک مفاتیح ﷺ نے فرمایا:

انی اعطیت مفاتیح خزائن الارض اومفاتیح الارض۔

ترجمہ: بے شک مجھے زمین کے خزانے کی کُنجیاں عطا کی گئیں۔ (صحیح بخاری جلد۲ صفحہ ۵۸۵ وصفحہ ۹۷۵، صحیح مسلم جلد۲ صفحہ ۲۵۰، مشکوٰۃ شریف جلد۲ صفحہ ۵۴۷)

(۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کنجیوں کے مالک حضور ﷺ نے فرمایا:

بینا انا نائم اتیت بمفاتیح خزائن الارض فوضعت فی یدی۔

(مشکوٰۃ شریف جلد۲ صفحہ ۵۱۲)

ترجمہ: میں سورہا تھا کہ تمام خزائنِ زمین کی کُنجیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں۔

(صحیح بخاری جلد۲ صفحہ ۱۰۳۸، ۱۰۸۰، دلائل النبوۃ لابی نعیم صفحہ ۳۰ الی لفظ ''الارض'' وصحیح مسلم جلد۱ صفحہ ۱۹۹، صحیح بخاری جلد۱ صفحہ ۴۱۸، الشیخان والنسائی۔ کنزالعمال جلد۱۲ صفحہ ۴۲، صفحہ ۱۳۹)

وفی روایۃ: **بینا انانائم اذاوتیت خزائن الارض۔**

(صحیح بخاری جلد۲ صفحہ ۱۰۴۲۔ صحیح مسلم جلد۲ صفحہ ۲۴۴، مشکوٰۃ شریف جلد۲ صفحہ ۵۱۲ وصفحہ ۳۹۵، کتاب الرؤیا)

وفی روایۃ: **وبینا انانائم اذجئی بمفاتیح خزائن الارض**

فوضعت فی یدی۔

(رواہ احمد فی مسندہ عن ابی ہریرۃ، کنز العمال جلد ۱۲، صفحہ ۷۱ حدیث نمبر ۳۱۲)

(۳) حضور ﷺ نے فرمایا:

بینا انا نائم اوتیت بمفا تیح خزائن الدنیا ۔

ترجمہ: میں سو رہا تھا کہ تمام خزائنِ دُنیا کی کُنجیاں مجھے دی گئیں۔

(بخاری و مسلم، کنوز الحقائق للمناوی جلد ۱ صفحہ ۱۰۰)

(۴) حضرت علی سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

اعطیت مفاتیح الارض ۔

ترجمہ: مجھے تمام زمین کی کنجیاں عطا ہوئیں۔ (رواہ احمد فی مسندہ حدیث صحیح جامع صغیر جلد ۱ صفحہ ۴۶، کنز العمال جلد ۱۲ صفحہ ۴۶ مطابق طبع جدید، و رواہ ابوبکر بن ابی شیبہ)

(۵) امام احمد اپنی مسند اور ابن حبان اپنی صحیح میں، اور ضیاء مقدسی اور ابو نعیم بسندِ صحیح حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور سید عالم حضرت محمد مصطفٰے مالکِ تمام دُنیا ﷺ فرماتے ہیں:(1)

---

(1) اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی نے فرمایا ہے:

وہی نُورِ حق وہی ظلِ رب ہے انہیں سے سب ہے اُنہیں کا سب
نہیں ان کے ملک میں آسماں کہ زمیں نہیں کہ زماں نہیں
دو جہاں کی بہتریاں نہیں کہ امانی دل و جاں نہیں
کہو کیا ہے وہ جو یہاں نہیں مگر اک نہیں کہ وہاں نہیں

اتیت(1) بمقالید الدنیا علی فرس ابلق جاء نی به جبرائیل علیه قطیفة من سندس۔

ترجمہ: دنیا کی کنجیاں ابلق گھوڑے پر رکھ کر مجھے دی گئیں۔جبرائیل علیہ السلام لے کر آئے۔اس پر نازک ریشم کا زین پوش تھا۔

(۱) موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان صفحہ ۵۲۵ (۲) جامع صغیر سیوطی جلد ۱ صفحہ ۹ طبع مصر (۳) خصائص کبریٰ جلد ۲ صفحہ ۱۹۵ طبع دکن (۴) زرقانی شرح مواہب جلد ۵ صفحہ ۲۶۰ طبع مصر (۵) فیض القدیر جلد ۱ صفحہ ۱۴۷ طبع مصر (۶) السراج المنیر جلد ۱ صفحہ ۲۴ طبع مصر (۷) کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۰۱ طبع قدیم دکن و جلد ۱۲ صفحہ ۴۱۲ مطابق طبع جدید (۸) نسیم الریاض جلد ۱ صفحہ ۱۷۴ بحوالہ کتاب الوفا (۹) فتح الکبیر جلد ۱ صفحہ ۴۰ طبع مصر (۱۰) جواہر البحار شریف للنبہانی جلد ۱ صفحہ ۲۹۱ طبع مصر (۱۱) مجموع الاربعین اربعین صفحہ ۹۰ طبع مصر (۱۲) الامن والعلیٰ صفحہ ۱۴۱ طبع لاہور۔

(1) یہ حدیث جامع صغیر میں ہے اور خاتم الحفاظ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے التزام فرمایا کہ میں ''جامع صغیر'' میں موضوع حدیث ہرگز نہ لاؤں گا فتاویٰ رضویہ جلد ۳ صفحہ ۳۷، ارشادِ امام سیوطی **وصنته عما تفرد به وضاع اوکذاب**۔ جامع صغیر صفحہ ۳، لہٰذا یہ حدیث جعلی نہیں۔

(2) امام سیوطی نے (صح) لکھ کے اس حدیث پر صحت کا فتویٰ دیا۔دیکھو جامع صغیر صفحہ ۹، لہٰذا یہ حدیث صحیح ہے۔

---

(1) (صحیح ابن حبان اور مسند امام احمد کی روایت میں ''اتیت'' کی بجائے ''اوتیت'' ہے موارد الظمآن صفحہ ۵۲۵ مسند امام احمد جلد ۳ صفحہ ۳۲۸ بحوالہ ہامش کنز العمال جلد ۱۲ صفحہ ۴۱۱)

(3) یہ حدیث خصائص کبریٰ شریف میں بھی ہے۔ امام سیوطی فرماتے ہیں کہ:

مستوعب لما تنا قلته ائمة الحديث باسانيد ها المعتبرة ونزهته عن الاخبار الموضوعة وما يرد۔ (خصائص کبریٰ جلد ۱ صفحہ ۳)

میری خصائص ان احادیث کو گھیرنے والی ہے جو اس موضوع پر معتبر سندوں سے آئمہ حدیث نے نقل کیں اور میں نے اس خصائص کو اخبار موضوعہ اور مردودہ سے منزہ کیا۔

لہٰذا اس حدیث کی سند معتبر ہے اور یہ حدیث موضوع نہیں۔

(4) یہ حدیث مسند امام احمد حنبل میں بھی ہے۔ امام مناوی فرماتے ہیں:

رجال احمد رجال الصحيح۔ (فیض القدیر جلد ۱ صفحہ ۱۴۸)

امام سیوطی ''جمع الجوامع'' کے دیباچہ میں فرماتے ہیں:

وكل ماكان في مسند احمد فهو مقبول۔ (کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۸ طبع جدید)

مسند امام احمد کی ہر حدیث مقبول ہے۔

فلہٰذا اس حدیث کے رجال صحیح ہیں اور یہ حدیث مقبول ہے۔

(5) یہ حدیث ابن حبان سے صحیح میں اور ضیاء مقدسی سے مختارہ میں مروی ہے۔ امام سیوطی ''جمع الجوامع'' کے دیباچہ میں فرماتے ہیں:

وجميع مافي هذه الكتب الخمسة صحيح فالعزو اليها معلم بالصحة سوىٰ مافي المستدرك من المتعقب۔ (کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۷)

یعنی صحیح بخاری (۱)، صحیح مسلم (۲)، (صحیح) ابن حبان (۳)، مستدرک حاکم (۴)،

مختارہ (۵)، ضیا مقدسی کی سب حدیثیں صحیح ہیں۔ بجز متعقبات مستدرک کے۔

فلہٰذا یہ حدیث صحیح ہے۔

(۶) علامہ زرقانی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث رجال صحیح سے مروی ہے۔

(زرقانی جلد۵ صفحہ ۲۶۰)

(۷) علامہ عزیزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ وھو حدیث صحیح۔

(السراج المنیر جلد ا صفحہ ۴۶)

(۸) امام ربانی عارف شعرانی نے اس حدیث سے استناد کیا۔

(کشف الغمہ طبع مصر جلد ۲ صفحہ ۴۴)

(6) حضور ﷺ نے فرمایا:

اوتیت مفاتیح کل شیئ الا الخمس (رواہ احمد فی مسندہ والطبرانی فی الکبیر عن ابن عمر)

مجھے ہر چیز کی کنجیاں عطا ہوئیں سوائے ان پانچ یعنی غیوب خمسہ کے!

جامع صغیر جلد ا صفحہ ۱۱۰، خصائص کبریٰ جلد ۲ صفحہ ۱۹۵، الفتح الکبیر جلد ا صفحہ ۴۶۱، کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۰۶ طبع قدیم و جلد ۱۲ صفحہ ۵۸، صفحہ ۲۳۹ مطابق طبع جدید۔

(7) بعینہٖ یہی مضمون احمد و ابو یعلیٰ نے حضرت ابن مسعود سے روایت کیا ہے۔

اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مجدد ملّت مولانا امام احمد رضا خاں نے کیا خوب فرمایا ہے

اصالتِ کُل امامتِ کُل سیادتِ کُل امارتِ کُل
حکومتِ کُل ولایتِ کُل خدا کے یہاں تمہارے لئے

فائدہ ❁ شیخ الاسلام علامہ حفنی رحمۃ اللہ علیہ حدیث نمبر ۶ کی شرح کرتے ہوئے

حاشیہ ''جامع صغیر'' میں فرماتے ہیں:

ثم اعلم بها بعد ذالك (ہامش السراج المنیر جلد۲ صفحہ ۹۷ طبع مصر)

یعنی پھر یہ پانچ (غیوب خمسہ) بھی عطا ہوئے۔ان کا علم بھی دے دیا گیا۔

(8) حضرتِ طاؤس سے روایت ہے کہ مختارِ خزائن اللہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ **اعطیت الخزائن**، مجھے اللہ تعالیٰ کے تمام خزانے عطا کئے گئے۔(رواہ البیہقی فی السنن والامام احمد، کنز العمال طبع جدید، جلد۱۲ صفحہ ۱۷، حدیث نمبر ۳۱۳)

(9) حضرت آمنہ فرماتی تھیں (رضی اللہ تعالیٰ عنہا وعلیہا السلام) کہ حضور ﷺ کی ولادتِ باسعادت کے فوراً بعد یہ اعلان ہوا:

واذا قائل يقول قبض محمد عليه السلام على مفاتيح النصرة ومفاتيح الربح ومفاتيح النبوة ...... بخ بخ قبض محمد ﷺ على الدنيا كله لم يبق خلق من اهلها الا دخل في قبضته (هذا مختصر بغير تغير لفظ)

اور ایک کہنے والا کہہ رہا ہے کہ نصرت کی کنجیاں، نفع کی کنجیاں، نبوت کی کنجیاں سب پر محمد مصطفےٰ ﷺ نے قبضہ فرمایا۔واہ واہ ساری دنیا محمد مصطفےٰ ﷺ کی مٹھی میں آئی۔زمین و آسمان میں کوئی مخلوق ایسی نہ رہی جو ان کے قبضہ میں نہ آئی۔

(رواہ ابو نعیم عن ابنِ عباس عن آمنہ، دلائل النبوۃ صفحہ ۵۳۸)

خصائص کبریٰ جلد ا صفحہ ۴۷، ۴۸، مواہب لدنیہ جلد ا، زرقانی علی المواہب جلد ا صفحہ ۱۱۴

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں: ؎ ملکِ خاص کبریا ہو ☆ مالکِ ہر ماسوا ہو

(10) حضرت آمنہ سلام اللہ تعالیٰ علیہا فرماتی ہیں کہ رضوان

خازنِ جنت نے بعدِ ولادت سرکارِ مدینہ حضور ﷺ سے عرض کی:

معك مفاتيح النصر...... ياخليفة الله ۔ حضور کے ساتھ نصرت کی کنجیاں ہیں اے اللہ کے نائب!

(ملخصاً بغیر تبدل لفظ، رواہ ابوزکریا یحیٰی بن عائذ فی مولدہ عن ابن عباس عن آمنة خصائص کبریٰ جلد ا صفحہ ۴۹)

(11) حضرت انس سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

الكرامة والمفاتيح يومئذ بيدي۔

(رواہ الدارمی فی سننہ ومثلہ فی الدلائل لابی نعیم صفحہ ۲۸ ومشکوٰۃ)

عزت اور کنجیاں اُس دن (قیامت میں) میرے ہاتھ میں ہوں گی۔

(12) قاسم نعم اللہ حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ نے فرمایا:

الله يعطى وانا اقسم (طحطاوی شریف جلد ۴ صفحہ ۵۳۶)

اللہ تعالیٰ ہی (ہر شے) عطا فرماتا ہے۔ اور میں ہی (ہر شے) تقسیم فرماتا ہوں۔

(13) **انما انا قاسم اقسم بينكم۔**

(طحطاوی شریف جلد ۴ صفحہ ۵۳۶)

(14) **عن معاوية قال قال رسول الله ﷺ...... انما انا قاسم والله يعطى ۔ متفق عليه ۔**

(صحیح بخاری جلد ا صفحہ ۱۶، مشکوٰۃ شریف صفحہ ۳۲)

(15) **عن معاوية يقول قال رسول الله ﷺ والله المعطى وانا القاسم** (صحیح بخاری جلد ا صفحہ ۴۳۹، انما انا قاسم ویعطی

اللہ (بخاری جلد۲ صفحہ ۱۰۸۷)

(16) قال رسول اللہ ﷺ انما انا قاسم وخازن واللہ یعطی (صحیح بخاری جلد۱ صفحہ ۴۳۹)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (اللہ تعالیٰ کی ہر نعمت کا) میں ہی قاسم اور خازن ہوں اور اللہ تعالیٰ ہی عطا فرماتا ہے۔ (صحیح مسلم جلد۱ صفحہ ۳۳۳)

17/18،19/20 انما جعلت قاسما اقسم بینکم ، بعثت قاسماً اقسم بینکم ، فانما انا قاسم ۔ انما انا قاسم اضع حیث امرت۔ (صحیح بخاری جلد۱ صفحہ ۴۳۹)

(21) وللترمذی..... **اللہ یرزق وانا اقسم، مولد رسول اللہ**، لابن کثیر صفحہ ۳۰۔(۱)

حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہی رزق دیتا ہے اور میں ہی اُسے تقسیم فرماتا ہوں۔
شیخ الاسلام والمسلمین سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے:

---

(۱) **(22) قال علیہ الصلوٰۃ والسلام ، من استعملنا ہ علی عمل فرزقناہ رزقا** ۔ الحدیث ابوداؤد والحاکم بسند صحیح عن بریدۃ الامن والعلیٰ نوری صفحہ ۱۱۲، جامع صغیر جلد۲ صفحہ ۱۶۳، قال المناوی قال الحاکم علی شرطھما واقرہ الذھبی فیض القدیر جلد۶ صفحہ ۵۶، وقال العزیزی اسنادہ صحیح ، السراج المنیر جلد ۳ صفحہ ۳۲۸ حضور ﷺ کا نام ہے **الخازن لمال اللہ** ، ابن دحیہ نے یہ نام اس حدیث سے لیا۔ **ان انا الاخازن اضع حیث امرت** (رواہ احمد وغیرہ، زرقانی جلد۳ صفحہ ۱۲۸)

لا و رب العرش جس کو جو ملا ان سے ملا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی
بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آکے ہو، جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

ان بائیس حدیثوں سے ثابت ہوا کہ مالک الملک شہنشاہ قدیر جل جلالہ نے اپنے نائب اکبر خلیفۂ اعظم ﷺ کو خزانوں کی کنجیاں، زمین کی کنجیاں، دُنیا کی کنجیاں، نصرت کی کنجیاں، نفع کی کنجیاں، ہر شے کی کنجیاں عطا فرمائی ہیں اور ہر شے کے تقسیم فرمانے والے حضور ﷺ ہی ہیں۔

دُعا ۞ یا اللہ لوگوں کو توفیق عطا فرما کہ وہ اپنی خواہشات اور ضد کو چھوڑ کر تیرے پیارے محبوب کے پیارے منہ سے صادر ہونے والی پیاری احادیث کو تسلیم کریں، تا کہ بے ایمانی سے بچ جائیں۔ کیونکہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے۔

لایؤمن احد کم حتی یکون ھوٰہ تبعا لما جئت بہ ۔

"تم میں سے کوئی اُس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ اس کی خواہش میرے لائے ہوئے (ارشادات) دین کے تابع نہ ہو!"

رواہ فی شرح السنۃ۔ وقال النووی فی اربعینہ ھذا حدیث صحیح رویناہ فی کتاب الحجۃ باسناد صحیح (مشکوٰۃ شریف جلد ا باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ فصل ثانی)

اقوال ائمہ وعلماء اہلسنّت

(۱) شیخ الاسلام امام بوصیری رضی اللہ عنہ متوفی ۶۹۴ھ ۶۹۵ھ کا مبارک قول:

فان من جودك الدنيا وضرتها
ومن علومك علم اللوح والقلم (قصیدہ بردہ شریف)

یعنی دُنیا و آخرت (کی ہر نعمت) آپ کے دسترخوانِ سخاوت سے ایک ذرہ ہے۔
اور لوح و قلم کا سارا علم آپ کے علمِ غیر متناہی یعنی لایقف عندحد سے ایک قطرہ ہے۔

(۲) امام قسطلانی رضی اللہ عنہ متوفی ۹۲۳ھ فرماتے ہیں:

ھوخزانة السر وموضع نفوذ الامر فلا ینفذ امر الا منه ولا ینقل خیر الا عنه۔

یعنی نبی ﷺ خزانہ رازِ الٰہی اور جائے نفاذ امر ہیں۔ کوئی حکم نافذ نہیں ہوتا مگر حضور کے دربار سے اور کوئی نعمت کسی کو نہیں ملتی مگر حضور کی سرکار سے۔

(مواہب جلد ۱، زرقانی جلد ۱ صفحہ ۲۸، ۲۹ طبع مصر)

(۳) امام ابنِ حجر مکی رضی اللہ عنہ (متوفی ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵ھ)
فرماتے ہیں:

انه علیه الصلوٰة والسلام خلیفة الله الذی جعل خزائن کرمه وموائد نعمه طوع یدیه وتحت ارادته یعطی منهما من یشاء ویمنع من یشاء۔ (الجوہر المنظم صفحہ ۴۲ طبع مصر)

بے شک نبی ﷺ اللہ عزوجل کے خلیفہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم کے خزانے اور اپنی نعمتوں کے خوان حضور کے دستِ قدرت کے فرمانبردار اور حضور کے زیر ارادہ و اختیار کر دیئے ہیں کہ جسے چاہیں عطا فرماتے ہیں اور جسے چاہیں نہیں دیتے۔

اعلیٰ حضرت مولانا امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا ہے:

آسماں خوان زمیں خوان زمانہ مہماں
صاحبِ خانہ لقب کس کا ہے؟ تیرا تیرا!

(۴) مولانا علامہ ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۰۱۴ھ نے
حدیثِ ربیعہ کی شرح میں ارقام کیا:

ویؤخذ من اطلاقه علیه الصلوٰۃ والسلام الامربالسوال ان اللہ تعالیٰ مکنہ من اعطاء کل ماارادمن خزائن الحق..... وذکر ابن سبع فی خصائصہ وغیرہ ان اللہ تعالیٰ اقطعہ ارض الجنۃ یعطی منہا ماشاء لمن یشاء (مرقات شرح مشکوٰۃ جلد اصفحہ ۵۵۰)

یعنی حضور ﷺ نے جو مانگنے کا حکم مطلق دیا اس سے مستفاد ہوتا ہے کہ اللہ عزوجل نے حضور ﷺ کو قدرت بخشی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں سے جو کچھ چاہیں عطا فرمائیں (پھر لکھا) امام بن سبع وغیرہ علماء نے حضور کے خصائصِ کریمہ میں ذکر کیا ہے کہ جنت کی زمین اللہ عزوجل نے حضور کی جاگیر کردی ہے کہ اس میں سے جو چاہیں، جسے چاہیں بخش دیں۔

(۵) شیخ المحدثین سند المحققین مجدد مائۃ حاوی عشر شیخ عبدالحق محقق محدث دہلوی حنفی متوفی ۱۰۵۲ھ رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا رقمطراز ہیں:

''تصرف وقدرت وسلطنت دے ﷺ زیادہ برآں'' (یعنی تصرف وسلطنت سلیمان علیہ السلام)''بود وملک وملکوت جن وانس وتمامۂ عوالم بتقدیر وتصرف الٰہی عزوعلا درحیطۂ قدرت وتصرف دے بود''۔ (اشعۃ اللمعات جلد ا صفحہ ۴۳۲)

ترجمہ: حضور ﷺ کا تصرف اور آپ کی قدرت اور سلطنت سلیمان علیہ السلام کی قدرت اور سلطنت سے زیادہ تھی ملک اور ملکوت (عالمِ شہادت اور عالمِ غیب بلکہ کُل ماسوا اللہ) جن اور انسان اور سارے جہان اللہ تعالیٰ کے تابع کردینے سے حضور ﷺ کے تصرف اور قدرت کے گھیرے میں تھے (اور ہیں)۔

فریق مخالف کے گھر کی گواھی

۱/۶ ابن قیم نے لکھا ہے:

ان کل خیرنا لته امته فی الدنیا والآخرة فانها نی نالته علی یده ﷺ۔ (زاد المعاد علی ہامش الزرقانی جلد ۱ صفحہ ۲۷۳، مواہب وشرح للزرقانی جلد ۶ صفحہ ۳۵۷، مدارج النبوۃ جلد ۱ صفحہ ۳۲۴، مطالع المسرات صفحہ ۳۳)

یعنی دُنیا اور آخرت کی ہر خیر حضور ﷺ کی اُمت کو حضور ﷺ کے ہاتھ سے پہنچ رہی ہے۔

۲/۷ میاں صدیق حسن بھوپالی غیر مقلد نے حدیث ربیعہ کے ماتحت لکھا ہے:

"(فقال لی النبی) گفت مرا آنحضرت (ﷺ سَل) بطلب ہر چہ میخواہی از خیر دُنیا وآخرت واز اطلاق ایں سوال کہ فرمود بخواہ تخصیص نکرد بمطلوبے خاص معلوم میشود کہ کار ہمہ بدست ہمیت کرامت اوست ﷺ ہر چہ خواہد وہر کرا خواہد باذن پروردگار خود بدہد شعر

اگر خیریت دُنیا وعقبیٰ آرزو داری
بدرگاہش بیاد ہر چہ میخواہ تمنا کن

(مسک الختام جلد ۱ صفحہ ۵۲۱، ونحوہ فی اشعۃ اللمعات جلد ۱ صفحہ ۳۹۶)

ترجمہ: "یعنی حضرت ربیعہ صحابی نے کہا کہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا۔ اے ربیعہ! دُنیا اور آخرت کی جو بھلائی تو چاہے (مجھ سے) طلب کر اور اس سوال کے اطلاق سے

(جو حضور نے فرمایا مانگ اور کسی خاص مطلوب سے تخصیص نہ فرمائی) معلوم ہوتا ہے کہ تمامی کام (رب کے خزانوں کی ہر نعمت) حضور کے ہمت و کرامت والے ہاتھ میں ہیں۔ جو کچھ چاہیں جس کے لئے چاہیں اپنے پروردگار کے اذن کے مطابق عطا فرماتے ہیں۔ شعر (ترجمہ) "اے مخاطب (کسے باشد) اگر تجھے دُنیا اور عقبیٰ کی خیریت مطلوب ہے تو حضور ﷺ کی بارگاہ میں آ۔ جو چاہے اُن سے مانگ۔"

۳/۸ دیوبندیوں کے تھانوی صاحب مولانا مفتی الٰہی بخش صاحب کاندھلوی سے بلا تردید بلکہ با تائید ناقل ہیں کہ:

ولقد اوتی خزائن الارض ومفاتیح البلاد۔ (نشر الطیب صفحہ ۱۲۴)

اور آپ ﷺ کو تمام خزائن رُوئے زمین کے اور تمام شہروں کی کنجیاں (عالمِ کشف میں) عطا کی گئی تھیں!

۴/۹ فریقِ آخر کے عثمانی صاحب نے زیرِ آیت **قل لا املک لنفسی نفعاولاضرا الاماشاء اللّٰہ** لکھا ہے۔ "سید الانبیاء (جو) علومِ اوّلین وآخرین کے حامل اور خزائن ارضی کے امین بنائے گئے تھے۔"

یہ بطورِ اختصار ہے۔ تفصیل کے لئے فقیر کی کتاب "مقامِ رسول" ملاحظہ ہو۔

؎ اگر در خانہ کس است یک حرف بس است

والحمدللّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین
وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین !

ضمیمہ رسالہ "سُلّم المناجیح"

مسمی بہا

التنبیہات لدفع الشبہات

☆ مسئلہ اختیار سید عالم آیات واحادیث وعبارات آئمہ سے ثابت ہے اور جو مسئلہ آیات واحادیث سے ثابت ہو اس کو شرک وکفر بتانا بدترین گمراہی ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کا کسی کو خدا بنانا اور کسی کو الوہیت عطا کرنا ناممکن ہے اور جو ناممکن ہو اس کی عطا وجعل کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بخلاف علم غیب اور قوتِ تصرف واختیار کے کہ ان کی عطا منجانب اللہ حضور ﷺ کے لئے نہ صرف ممکن بلکہ کتاب وسنت سے ثابت بھی ہے۔

☆ "کوثر" کا ترجمہ "ساری کثرت" اعلیٰ حضرت کے شعر کے علاوہ خود تھانوی صاحب کے ترجمہ اور عثمانی صاحب کی منقولہ تفسیر سے بھی ثابت ہے (کتب تفاسیر سے اس ترجمہ کی مزید تائید فقیر کی کتاب "مقامِ رسول" میں مذکور ہے) حضور ﷺ نے کوثر کو حوض کے مفہوم میں بند نہ فرمایا۔ بلکہ کوثر کے ماصدق علیہ سے ایک چیز بیان فرمائی القرآن حجۃ من جمیع الوجوہ اور ہم نہ نبوی ترجمہ کے منکر ہیں نہ آئمہ تفسیر کے ترجمے کے اور نہ اہلِ باطن کے بیان کردہ اسرار ورموز کے!

☆ تورات وانجیل سے مدح سید عالم ﷺ کا بالواسطہ یا بلاواسطہ نقل کرنا جرم نہیں۔ یہی علماء وآئمہ وسلف صالحین کا دستور رہا ہے۔ ورنہ مجھ سے قبل امام سیوطی، امام بیہقی وامام ابونعیم وامام حاکم وامام ابن سعد اور اعطی المفاتیح والے جملہ کو تورات وانجیل سے باواسطہ یا بلا واسطہ راویان ناقلین یہاں تک کہ حضرت کعب حضرت ام الدرداء

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین بھی مجرم و معتوب و مغضوب نبی ہوں گے (معاذ اللہ) کیا ان کو حدیثِ عمر کا پتہ نہ تھا۔ اور کیا ان کو یہ معلوم نہ تھا کہ یہ جملہ تو قرآن کے خلاف ہے۔ اس میں تو شرک و کفر ہے۔ اسے نقل نہ کریں۔ (معاذ اللہ) قرآن شریف شاہد ہے کہ تورات و انجیل میں مدح سیّد عالم ﷺ موجود ہے۔ مثلاً **یجدونہ مکتوبا عندھم فی التورات والانجیل** (پارہ۹ الاعراف) اور ان پہ ایمان لانا مطلوب مثلاً قال اللہ تعالیٰ۔ **والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک** (بقر)

نیز مشکوٰۃ شریف صفحہ۵۱۲، صحیح بخاری جلد ا صفحہ ۲۸۵ و جلد۲ صفحہ ۱۷ میں تورات سے حضور کی مدح منقول ہے۔ عبداللہ بن عمرو صحابی (جو قرآن شریف اور تورات کی تلاوت کرتے تھے اور تورات سے حضور کی مدح لوگوں کو بتاتے تھے) نے خواب دیکھا کہ میرے ایک ہاتھ میں شہد اور دوسرے ہاتھ میں مکھن ہے۔ حضور ﷺ نے اس خواب کی درجِ ذیل تعبیر بیان فرما کر تورات کی تلاوت اور اس سے اپنی مدح نقل کرنے کی ترغیب دی کہ وہ شہد اور مکھن قرآن و تورات کی تلاوت ہے۔

(البزار عمدۃ القاری، کتاب البیوع باب السخب فی السوق)

اعطی المفاتیح والا جملہ تورات و انجیل سے قرآن و حدیث کے مطابق اور اس کی تائید میں نقل ہوا ہے۔ تحریف اہل کتاب مدح سیدِ عالم ﷺ والے جملوں کو چھپانے اور اڑانے کی تھی نہ مدح لکھنے کی۔ لہٰذا اعطی المفاتیح والے مدحیہ جملہ کو محرف کہنا بھی غلط ہے۔ حدیث عمر کا راوی مجالد ضعیف ہے (میزان و تقریب) بر تقدیر صحت حدیث عمر تلاوت تورات پر ناراضگی کا سبب آنحضرت سے توجہ کا مبذول کرنا تھا (مرقات) نہ مطلقاً تلاوتِ تورات۔

اعطیت، اوتیت، فوضعت فی یدی وغیرہ الفاظ نبویہ سے آنحضرت ﷺ کا

کنجیوں پر قبضہ ثابت ہو رہا ہے۔ نیز حدیث نمبر ۸، صفحہ ۱۰ پر تین جگہ صاف قبضہ کا لفظ مذکور ہے ہر حدیث میں کنجیوں کی عطا بصورتِ خواب مذکور نہیں۔ جن ایک دو روایتوں میں خواب کا ذکر ہے تو اس میں ہمیں کیا نقصان اور مخالف کو کیا فائدہ؟ کیونکہ نبی کا خواب حق و وحی ہوتا ہے (تفسیر در منثور جلد ۵، صفحہ ۲۸۰) نبی کی آنکھ سوتی ہے دل نہیں سوتا (صحیح بخاری جلد ۱ صفحہ ۵۰۴، ۵۰۵) یہ دعویٰ کہ ہر خواب کی تعبیر ہوتی ہے غلط ہے۔ بعض خوابوں کی تعبیر نہیں ہوتی، بلکہ حقیقتِ واقعیہ بعینہا پہ دکھائے جاتے ہیں۔ جیسا کہ خواب ابراہیمی ذبح ابن والا (الصفت ۱۰۲) اور خواب محمدی دخول مکہ والا (فتح) لقد صدق اللہ، بہت سی حدیثیں مکمل لکھی گئی ہیں اور جہاں کہیں بقیہ حصہ رہ گیا تو اس بقیہ حصہ کو مذکورہ جملہ سے ملانا مذکورہ جملہ کے مفہوم میں تبدیلی نہیں لاتا۔ اور اس طرح کسی آیت یا حدیث سے مستقل و مرکب تام جملہ نقل کر کے باقی حصہ کو چھوڑنا بالکل کسی قسم کی خیانت نہیں، ورنہ خود مخالفین کے اہلِ قلم علماء بھی اس خیانت میں مبتلا ہیں۔ احادیث کا مطلب صرف ترجمہ ہی سے واضح ہے، کنجیوں والی حدیثوں کی شرح میں شارحین محدثین کی عبارتیں ہمارے خلاف نہیں بلکہ ہمارے حق میں ہیں۔ بالکل واقعی حقیقۃً خزانوں کی کنجیاں حضور کے قبضہ میں ہیں اور ہر نعمت عباد اللہ میں حضور ہی تقسیم فرماتے ہیں۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی حدیث نمبر ۱ کی شرح کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

واما درخزائن معنوی مفاتیح آسمان وزمیں وملك وملکوت ست تخصیص زمین ندارد (اشعۃ اللمعات جلد ۴ صفحہ ۹۰۵) محدث خفاجی حدیث نمبر ۲/۵ کے نقل کرنے کے بعد رقم طراز ہیں: **وھذا یدل علی ان اللہ تعالیٰ اعطاہ ذلك حقیقة** (نسیم الریاض جلد ۱ صفحہ ۴۷)

نیز وہی امام حدیث نمبر ۲ کی شرح میں رقم طراز ہیں: **وفی المواھب اللدنیه انھا خزائن اجناس العالم بقدر مایطلبون فان الاسم**

الالهی لایعطیه الا محمداً ﷺ...... والقول بان المراد العنا صروما یتولد منه وانه لم یقبل ذلك وتعسف۔

(نسیم الریاض جلد۲ صفحہ ۲۰۹)

نیز شیخ عبدالحق محدث دہلوی (جن کو روز مرہ آنحضرت ﷺ کی حاضری کی دولت نصیب ہوتی تھی) **الاضافات الیومیه للتهانوی وهومنهم**، احادیث مفاتیح خزائن وسپردہ شد بوے وظاہرش آنست کہ خزائن ملوک فارس وروم ہمہ بدست صحابہ افتادہ باطنش آنکہ مراد خزائن اجناس عالم است کہ رزق ہمہ درکف اقتدار دے سپرد وقوت تربیت ظاہر وباطن ہمہ بوے داد چنانکہ مفاتیح غیب دردست علم الٰہی است نمید انند آنرا مگر وے مفاتیح خزائن رزق وقسمت آں دردست ایں سید کریم نہادند قولہ ﷺ **انما انا قاسم والمعطی هو الله** (مدارج النبوۃ جلد۱ صفحہ ۱۲۰)

احادیث قاسمیت میں عموم ہے۔ بوجہ حذف متعلق کے اور شیخ محدث محقق کی مذکورہ بالا تشریح کے (نیز ملاحظہ ہو ''مرقات'' و ''مطالع المسرات'')

☆ منکرینِ شانِ رسالت نفی اختیار سید عالم ﷺ پہ جتنی آیات ودیگر دلائل بیان کرتے ہیں یا کرسکتے ہیں ان سب کا مفاد اتنا ہے کہ ان میں (i) ذاتی کی نفی نہ عطائی کی (ii) قبل از عطا کی نفی۔ یا (iii) اللہ تعالیٰ کے لئے ذاتی ملکیت کا ثبوت۔ یہ بھی نفی عطا کو مستلزم نہیں۔ یا (vi) تواضعاً حضور ﷺ نے اپنے سے نفی فرمائی۔ یا (v) خلاف اذن وخلافِ مشیت وخلافِ ارادہ الٰہیہ والے اختیار کی نفی۔ یا (iv) ترک افضل پہ جو یہ فرمایا گیا کہ اس طرح نہ کرنا تھا۔ لیکن اب چونکہ کردیا۔ لہٰذا یہی حکم برقرار رہے گا۔ یہ بھی عبد مختار کے اختیار کے خلاف نہیں۔ فافہم۔ منکرین اپنے فتویٰ کفر کے ثابت کرنے کے لئے ایک دلیل قطعی الثبوت قطعی الدلالۃ ایسی نہیں پیش کرسکتے کہ جس میں اس بات کی تصریح ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب محمد رسول اللہ ﷺ کو اپنی

مملکت کے کل اختیارات موافق اذن ومشیتِ خداوندی اورکوثر بمعنی خیر کثیر وارز مین کے خزانوں کی کُنجیاں، تمام دُنیا کی کنجیاں، ہر شئے کی کُنجیاں (کما جاء فی روایۃ احمد) نہ عطا کیں اور نہ عطا کرے گا۔ اور نہ حضور کو موافقِ اذنِ خداوندی ومطابقِ مشیت وارادۂ ایزدی منجانب اللہ عباد اللہ میں نعم اللہ کے تقسیم کرنے کا اختیار عطا ہوا اور نہ عطا ہو گا۔ اور حضور کو عالم پہ تصرف کی طاقت اور عالم پہ سلطنت موافق اذن ومشیتِ خداوندی نہ عطا ہوئی اور نہ عطا ہوگی۔ اگر کوئی ایسی دلیل پیش کرسکتا ہے تو لائے۔

فاتو ابرھا نکم ان کنتم صادقین ۔ فان لم تفعلواولن تفعلوافا تقوالنا رالتی وقودھا النّاس والحجارۃ ۔

☆ عبد مامور، اور عبد مختار من الآمر میں کوئی منافات نہیں ۔ یہ ضدین نہیں جو جمع نہیں ہو سکتے ۔ مولیٰ کا فرمانبردار بندہ اپنے مولیٰ کے دیئے ہوئے اختیار سے اس کے امر واذن کے مطابق اس کی مملکت میں تصرف کرسکتا ہے اور اس کے امر کے مطابق تقسیم بھی فرما سکتا ہے کہ میرے خزانوں اور میری نعمتوں میں سے فلاں کو فلاں نعمت اتنا دینا، فلاں کو اتنا۔ لہٰذا حضور کتاب وسنّت کی روشنی میں عبد مامور بھی ہیں اور اپنے مولیٰ کی مملکت میں اس کے امر سے متصرف بھی، اور اس کے اذن ومشیت کے مطابق اس کی نعمتوں کے قاسم بھی!

☆ ازواجِ مطہرات کے لئے نان ونفقہ کا ہم (فکر) بھی خلافِ اختیار نہیں یہ فکر اس لئے نہیں تھا کہ حضور ان کو خزائنِ خداوندی سے رزق ونان ونفقہ نہ دے سکتے تھے، بلکہ فقر اختیاری اور الفقر فخری کی وجہ سے ان کے لئے اپنی مرضی وارادہ واختیار کے مطابق گزارہ کا نان ونفقہ مقرر فرمایا، تا کہ قلیل پر صبر وشکر کریں اور اعلیٰ مقام حاصل ہو۔ حیاتِ دُنیاوی والے واقعہ کی طرح بے صبری وجزع فزع نہ کریں۔ جس کی وجہ سے حضور کو ایک ماہ اُن سے علیحدہ رہنا پڑا تھا۔ فکر یہی ہوئی جب جمالِ جہاں آرا کے

دیکھتے ہوئے انہوں نے سختی سے کام لیا بعد از پردہ پوشی خدا کرے وہ بے صبری ظاہر نہ کریں۔ نیز اس حدیث کا راوی صخر بن عبداللہ مجہول ہے (میزان) ہم وفکر اگر بے اختیاری کی دلیل ہے تو تردد و تفکر رب کے لئے بھی ثابت ہے (صحیح بخاری ومشکوٰۃ)

نان ونفقہ پر دسترس نہ ہونے کی نفی پہ درج ذیل دلائل ہیں:

ووجدك عائلاً فاغنیٰ ۔ فاغنا هم الله ورسوله ومن يتوكل على الله فهو حسبه ۔ ومن يتق الله يجعل له مخرجا ويرزقه من حيث لا يحتسب ۔ اللهم اجعل رزق آل محمد قوتاً ۔ (حدیث)

تفصیلی ثبوت اور تفصیلی سوال وجواب ''مقام رسول'' میں مذکور ہے۔

ناظرین ومستفیدین سے دُعائے خیر کا طالب

ابوالحسن محمد شریف المعروف منظور احمد فیضی سُنّی حنفی غفرلہٗ

سابق مہتمم مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم فیض آباد، اوچ شریف ضلع بہاول پور

ومہتمم دارالعلوم جامعہ فیضیہ رضویہ احمد پور شرقیہ

نوٹ

ایک ہزار روپیہ انعام اُس شخص کو دیا جائے گا جو اس رسالہ کے سب حوالے یا حدیث نمبر ۵ کا کوئی ایک حوالہ غلط ثابت کرے۔